(S_2006_10_28_32)

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

رام جی رائے و دیگر

بنام

جگدیش ملّا (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندوں و دیگر

4 دسمبر 2006

(ڈاکٹر اریجیت پسایت اور ایس۔ ایچ۔ کپاڈیا، جسٹسز)

مقدمہ:

مستقل حکم امتناعی کے لیے دعویٰ۔ مدعا علیہم کو جائیداد متدعوٰیہ کے قبضے میں مداخلت کرنے سے روکنا۔ عدالت کا فرض۔ فیصلہ: عدالت کو صرف یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ آیا مدعی قبضے میں ہے یا نہیں، نہ کہ جائیداد متدعوٰیہ کے مالکانہ حق کا۔ مخصوص راحت کا قانون، 1963۔ دفعہ 38۔

اپیل کنندگاں نے ایک دعویٰ دائر کیا جس میں مدعی علیہم کو متنازعہ زمین کے قبضے میں مداخلت سے روکنے کے لیے مستقل حکم امتناعی امتناع کا مطالبہ کیا گیا، اس بنیاد پر کہ متدعویہ زمین طویل عرصے سے ان کے قبضے میں تھی اور ان کے ذریعے مختلف گھریلو مقاصد کے لیے استعمال کی گئی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے دعویٰ فیصلہ سنایا۔ اپیلٹ کورٹ نے اس ڈگری نامے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اپیل کنندگان یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ متدعویہ زمین ان کی ملکیت تھی اور دیوار بندی ان کے ذریعے تعمیر کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے بھی اسی بات کو برقرار رکھا۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندگان نے دعویٰ کیا کہ یہ مقدمہ صرف مستقل حکم امتناعی امتناع کے لیے تھا نہ کہ ملکیت کے اعلان کے لیے اور اس لیے، نچلی اپیلٹ عدالت نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی تھی کہ اپیل کنندگان متدعویہ زمین پر اپنا حق ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے:

فیصلہ .1: نچلی اپیلٹ عدالت کو اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کیے گئے مقدمے کو صرف اس بنیاد پر خارج کرنا چاہیے تھا کہ اپیل دعویٰ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے کہ ان کے پاس متدعویہ زمینوں کا قبضہ تھا۔ مخصوص راحت کا قانون ، 1963 کی دفعہ 38 کے تحت، قبضے میں خلل ڈالنے کا حکم امتناعی نامہ مدعی کے حق میں نہیں دیا جائے گا جو قبضے میں نہیں پایا گیا ہے۔ ملکیت کے حق کے تحفظ پر مبنی مستقل حکم امتناعی نامے کی صورت میں جس میں مدعی الزام لگاتا ہے کہ اس کے قبضے میں ہے، اور اس کے قبضے کو مدعا علیہ کی طرف سے دھمکی دی جارہی ہے، مدعی اپنے حقوق کے اعلان کے لیے استدعا شامل کیے بغیر محض حکم امتناعی نامے کے لیے مقدمہ کرنے کا حقدار ہے۔(32-بی-سی)

ملا کے بھارتیہ کنٹریکٹ اینڈ مخصوص انصاف ایکٹ، 12 ویں ایڈیشن، صفحہ 2815، پر انحصار کیا گیا۔

2۔ موجودہ دعویٰ صرف مستقل حکم امتناعی امتناع کے لیے ہے اور اس لیے، نچلی اپیلٹ عدالت کو، اس مقدمے کے حقائق اور حالات پر، خود کو صرف اس بنیاد پر مسترد کرنے تک محدود رکھنا چاہیے کہ اپیل کنندگان یہ ظاہر کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ وہ قبضے میں تھے۔ یہ کیا گیا ہے لیکن یہ اعلان کہ اپیل کنندگان مالک نہیں ہیں، ضروری نہیں تھا۔(32-ای)

اے ایل وی آر سی ٹی ویرپا چیٹیار بنام ارونا چلم چیٹی اور دیگران اے آئی آر (1936) مدراس 200، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ :2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5353۔

الہ آباد میں عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار ایس۔اے۔نمبر 2839 / 1981 کے فیصلے اور حتمی حکم سے۔

اپیل کنندگاں کے لیے ڈاکٹر آر۔جی۔پاڈیا، سشیل مشرا، تشار بخشی اور نریش بخشی۔

جواب دہندگان کے لیے پی کے جین۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس کپاڈیا، اجازت دی گئی۔

مدعی (یہاں اپیل نمبر 1) نے مدعا علیہاں۔جواب دہندگاں کے خلاف ایڈیشنل منصف مجسٹریٹ-VII، بلیا کی عدالت میں مستقل حکم امتناعی امتناع کے لیے دیوانی دعویٰ نمبر 202 / 77 قائم کیا۔مذکورہ مقدمے میں اپیل کنندہ نے مدعا علیھم کو متدعویہٗ اراضی کے قبضے میں مداخلت کرنے یا دیوار بندی بلند کرنے سے روکنے کے لیے مستقل دعویٰ امتناعی امتناع کی درخواست کی۔مقدمے میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اپیل گزار اپنے آباواجداد کے زمانے سے ہی ایک مکان کے مالک تھے؛ کہ ان کا صحن مذکورہ مکان کے جنوب کی طرف تھا؛ کہ مذکورہ صحن یو پی دعویٰ قانون سے پہلے ہی ان کے قبضے میں تھا۔زمیندار کے خاتمے اور زرعی اصلاحات ایکٹ، 1950؛ اور یہ کہ ان کے مویشی، پالنی اور گرت وغیرہ۔مذکورہ زمین پر موجود تھی جسے اپیل کنندگان نے مختلف گھریلو مقاصد کے لیے استعمال کیا تھا۔اپیل کنندگاں نے مزید الزام لگایا کہ متدعویہ زمین بے حد تھی اور انہوں نے اپنے گھر اور سیہان کے درمیان ایک چھوٹا سا راستہ چھوڑ کر باد یوار بندی کی تعمیر شروع کر دی تھی۔اپیل کنندگاں نے مزید کہا کہ وہ دیوار بندی مکمل نہیں کر سکے کیونکہ انہیں بمبئی جانا تھا جہاں وہ ملازم تھے۔کہ جب وہ بمبئی سے گاؤں واپس آئے تو انہوں نے تعمیر نو کا کام شروع کر دیا جس میں جواب دہندگان نے رکاوٹ ڈالی اور اس وجہ سے وہ مستقل حکم امتناعی امتناع کے لیے دعویٰ دائر کرنے پر مجبور ہو گئے جس میں جواب دہندگان کو متنازعہ زمین کے قبضے میں مداخلت کرنے کے ساتھ ساتھ دیوار بندی تعمیر میں مداخلت کرنے سے بھی روکا گیا۔

جواب دہندگان نے مذکورہ الزامات کی تردید کی۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ متدعویٰہ زمین ان کی ہے؛ کہ متنازعہ زمین ان کے ذریعے مختلف گھریلو مقاصد کے لیے استعمال کی گئی تھی؛ کہ وہ کئی سالوں سے متدعویٰہ زمین کے قبضے میں تھے؛ کہ اپیل کنندگاں کے مکان اور زیر بحث متدعویٰہ زمین کے درمیان ایک گزرگاہ تھی؛ کہ جواب دہندگان نے ایک دیوار تعمیر کی تھی جو موجودہ مقدمے میں اپیل کنندگاں کے ذریعے حاصل کردہ حکم امتناعی عارضی امتناعی کی وجہ سے مکمل نہیں ہوسکی تھی۔جواب دہندگان نے مزید دعوی کیا کہ اپیل گزار اپنی زرعی آراضی کاشت نہیں کررہے تھے؛ کہ اپیل کنندگاں نے اپنی زرعی آراضی دیگران کو دے دی تھی اور اس لیے، متدعویہ زمین پر مویشی یا زرعی سامان رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی جیسا کہ اپیل کنندگاں نے دعوی کیا تھا۔

مسائل کو مرتب کرنے کے بعد ٹرائل کورٹ نے دعویٰ فیصلہ سنایا۔ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ اپیل گزار مالک ہیں اور ان کے پاس متدعویہ زمین کا قبضہ ہے۔

ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کیے گئے ڈگری نامے سے ناراض ہوکر، یہاں مدعاعلیہان نے 1979 کی دیوانی اپیل کے ذریعے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، بلیا کی عدالت میں اپیل میں معاملہ اٹھایا۔

21.9.1981، اے ڈی جے کے فیصلے اور حکم کے مطابق۔اس نتیجے پر پہنچے کہ مدعی-اپیل کنندگان یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے کہ متدعویہ زمین ان کی سیہان زمین تھی؛ وہ اپیل کنندہ نمبر۔ 1 نے اپنے بیان میں اعتراف کیا تھا کہ ایک رگھوناتھ رائے اس کے والد کا حقیقی بھائی تھا؛ کہ اپیل کنندگاں اور رگھوناتھ رائے کے درمیان کنبہ میں علیحدگی ہوئی تھی؛ کہ علیحدگی سے پہلے، اپیل گزار اور رگھوناتھ رائے مشترکہ تھے؛ کہ اس وقت ان کے پاس ایک مشترکہ سیہان زمین تھی اور یہ کہ اپیل گزار سیہان، اس وقت جب کنبہ مشترکہ تھا، اس کے گھر کے مشرق کی طرف تھا۔نچلی اپیلٹ عدالت نے مزید پایا کہ اپیل کنندگان اور مدعا علیہان دونوں متدعویہ زمین کو اپنی عمارت سے ملحقہ علاقے کے طور پر دعوی کررہے تھے۔تاہم، نچلی اپیلٹ عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ دیوار بندی مدعاعلیہان نے تعمیر کی تھی نہ کہ اپیل کنندگاں نے۔نچلی اپیلٹ عدالت نے مزید پایا کہ اپیل کنندگاں کو زیر بحث زمین تک براہ راست رسائی حاصل نہیں تھی؛ کہ اپیل کنندگاں کے گھر اور زیر بحث متدعویہ زمین کے درمیان ایک گلی چل رہی تھی؛ کہ اپیل گزار اپنے آباواجداد کے زمانے

سے متدعویہ زمین کو اپنے صحن کے طور پر استعمال نہیں کر رہے تھے؛ کہ اپیل کنندگاں نے اعتراف کیا تھا کہ تقسیم سے پہلے اپیل کنندگاں کا موجودہ گھر مویشی رکھنے کے لیے استعمال ہوتا تھا اور تقسیم سے پہلے اپیل کنندگاں کا صحن مشرق کی طرف تھا نہ کہ گھر کے جنوب کی طرف جیسا کہ اپیل کنندگاں نے دعویٰ کیا تھا۔ زیریں اپیلٹ عدالت نے مزید پایا کہ دعویٰ علیہان متدعویہ زمین کو استعمال کر رہے تھے؛ وہ اپنے مویشیوں کو متدعویہ زمین پر رکھ رہے تھے؛ وہ متدعویہ زمین پر چارہ اور دیگر زرعی سامان رکھ رہے تھے اور ان حالات میں زیریں اپیلٹ عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ دعویٰ علیہان اس زمین کو اپنے گھریلو مقاصد کے لیے استعمال کر رہے تھے اور ان کے قبضے میں مذکورہ زمین تھی۔ ان حالات میں، نچلی اپیلٹ عدالت نے دعویٰ خارج کر دیا تھا۔

نچلی اپیلٹ عدالت کے فیصلے سے ناراض ہو کر، اپیل کنندگاں نے اس معاملے کو دوسری اپیل میں عدالت عالیہ میں پیش کیا۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے، 1981 کی دوسری اپیل نمبر 2839 کو 2.4.2004 پر مسترد کر دیا گیا۔ لہٰذا یہ دیوانی اپیل۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، نچلی اپیلٹ عدالت نے 21.9.1981 کے فیصلے کے ذریعے اپیل کنندگاں کی طرف سے دائر دعویٰ خارج کر دیا۔ دعویٰ خارج کرتے ہوئے نچلی اپیلٹ عدالت نے مندرجہ ذیل فیصلہ دیا:

> ”ریکارڈ پر موجود تمام مواد پر غور کرنے پر، جیسا کہ اوپر بحث کی گئی ہے، میں دیکھتا ہوں کہ مدعی یہ ثابت کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے کہ متدعویہ زمین اس کے قبضے میں کبھی اس کی سیہان زمین کے طور پر تھی۔ وہ یہ ثابت کرنے میں بھی ناکام رہا ہے کہ دعویٰ دائر کرنے کے وقت تک کی تعمیر اس نے اٹھائی تھی۔ اس طرح، مدعی متدعویہ زمین کا مالک ثابت نہیں ہوتا ہے۔ لہذا، جیسا کہ دعویٰ کیا گیا ہے، وہ کوئی راحت حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ نتیجے میں، اپیل کامیاب ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ منظوری دی جانی چاہیے۔“

(ہماری طرف سے نشان زد)

اپیل کنندگاں کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل ڈاکٹر آر جی پاڈیا نے کہا کہ نچلی اپیلٹ عدالت اور عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی ہے کہ اپیل کنندگاں کے قبضے میں دعویٰ کی زمین ان کی سیہان زمین کے طور پر نہیں تھی۔ مزید یہ دلیل دی گئی کہ دیوار بندی کی تعمیر اپیل کنندگاں کے ذریعے کی جا رہی تھی نہ کہ جواب دہندگان کے ذریعے۔ فاضل وکیل نے پیش کیا کہ کسی بھی صورت میں نچلی اپیلٹ عدالت نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی ہے کہ اپیل کنندگان یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ وہ متدعویہ زمین کے مالک ہیں۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ موجودہ دعویٰ صرف مستقل حکم امتناعی امتناع کے لیے تھا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ اپیل کنندگاں نے کبھی بھی ملکیت کا اعلان نہیں مانگا تھا اور اس لیے نچلی اپیل عدالت نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی تھی کہ اپیل گزار متدعویہ زمین پر اپنا حق ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

حقائق کی تلاش پر، ہم مداخلت نہیں کرنا چاہتے۔ متفق نتائج کو الٹنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ تاہم، یہ بیان کرنا کافی ہے کہ نچلی اپیلٹ عدالت کو اپیل دعویٰ وں کی طرف سے دائر مقدمے کو صرف اس بنیاد پر خارج کرنا چاہیے تھا کہ اپیل دعویٰ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے تھے کہ ان کے پاس متدعویہ زمینوں کا قبضہ تھا۔ مخصوص راحت کا قانون ، 1963 کی دفعہ 38 کے تحت قبضے میں خلل ڈالنے کا حکم امتناعی نامہ مدعی کے حق میں نہیں دیا جائے گا جو قبضے میں نہیں پایا گیا ہے۔ ملکیت کے حق کے تحفظ پر مبنی مستقل حکم امتناعی نامے کی صورت میں جس میں مدعی الزام لگاتا ہے کہ اس کے قبضے میں ہے، اور اس کے قبضے کو مدعا علیہ کی طرف سے دھمکی دی جا رہی ہے، مدعی اپنے حقوق کے اعلان کے لیے استدعا شامل کیے بغیر محض حکم امتناعی نامے کے لیے مقدمہ کرنے کا حقدار ہے (دیکھیں: ملا کے بھارتیہ کنٹریکٹ اینڈ مخصوص انصاف ایکٹ، 12 ویں ایڈیشن صفحہ 2815)

اے ایل بنام آرسی ٹی کے معاملے میں۔ بنام پاچیڈیار بمقابلہ اروناچلم چیٹی اور دیگران (1936) مدراس 200، یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ محض حقیقت یہ ہے کہ حکم امتناعی امتناع دیا جا سکتا ہے یا نہیں اس کا فیصلہ کرنے میں حق کے سوال پر غور کرنا دعویٰ سکتا ہے، یہ اس بات کا کوئی جواز نہیں ہے کہ مقدمہ حق کے اعلان اور حکم امتناعی امتناع کے لیے ہے۔ صرف حکم امتناعی امتناع کے لیے دعویٰ ہوسکتا ہے۔ موجودہ دعویٰ صرف مستقل حکم امتناعی امتناع کے لیے ہے اور اس لیے، نچلی اپیلٹ عدالت کو، اس مقدمے کے حقائق اور

حالات پر، خود کو صرف اس بنیاد پر اس کی برطرفی تک محدود رکھنا چاہیے کہ اپیل گزار یہ ظاہر کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ وہ قبضے میں تھے۔ یہ کیا گیا ہے لیکن یہ اعلان کہ اپیل کنندگان مالک نہیں ہیں، ضروری نہیں تھا۔

مذکورہ وضاحت کے تابع، اپیل کو اخراجات کے حوالے سے بغیر کسی حکم کے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ڈی۔ جی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document